

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

کمشنر آف سینٹرل ایکسائز، اندور

بنام

میسر س وردی برادران اور دیگران

12 دسمبر 2006

(ڈاکٹر اریجیت پسیات اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز)

قانون مرکزی محصولات، 1944

دفعہ 3- پلانٹ اور مشینری کو تعمیراتی مقام پر نصب کرنا۔ چاہے وہ قابل اخراج سامان ہو۔ فیصلہ: یہ پلانٹ بنیادی طور پر مختلف اجزاء پر مشتمل نظام ہیں اور مجموعی طور پر مشینیں نہیں ہیں۔ اس کے مطابق اس طرح کے نظام مجموعی طور پر قابل اخراج سامان نہیں ہیں۔ سرکیولر نمبر CX-58/1/2002 مورخہ 15 جنوری 2002۔

ان ایپلوں میں غور طلب سوال یہ ہے کہ آیا ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ تعمیراتی مقام پر لگائے گئے ریفریجریشن پلانٹ / کولڈ اسٹوریج پلانٹ / سنٹرل ایر کمنڈیشننگ پلانٹ / کاسٹک سوڈا پلانٹ ایکسائز ایبل سامان نہیں ہیں۔

ایپلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت۔

فیصلہ 15: جنوری 2002 کے سرکلر نمبر CX-58/1/2002 کے پیش نظر، ای جی اے ٹی کا نظریہ درست تھا کہ یہ پلانٹ بنیادی طور پر مختلف اجزاء پر مشتمل نظام ہیں اور اس طرح نظام کی نوعیت میں ہیں

اور مجموعی طور پر مشینیں نہیں ہیں۔ اس کے مطابق، مجموعی طور پر اس طرح کے نظام کو ایکسائز ایل سامان نہیں سمجھا جاسکتا۔ (E-831؛ G-834)

کوالٹی اسٹیل ٹیوبز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، (1995) 75 ای ایل ٹی 17 (ایس سی)؛ متل انجینئرنگ ورکس پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، میرٹھ (1996) 88 ای ایل ٹی 622 (ایس سی)؛ سرپور پیپر ملز لمیٹڈ بنام سی سی ای، حیدرآباد (1998) 97 ای ایل ٹی 3 (ایس سی)؛ سلیکامیٹا لرجیکل لمیٹڈ بنام سی سی ای کوچین (1999) 196 ای ایل ٹی 439 (ٹریبونل)؛ ڈنکن انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، ممبئی، (2000) 88 ای سی آر 19 (ایس سی)؛ تریوینی انجینئرنگ اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، (2000) 120 ای ایل ٹی 273 (ایس سی) اور سی سی ای، بے پور بنام جی مین اسٹرکچرلز لمیٹڈ، (2001) 130 ای ایل ٹی 401 (ایس سی) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 203-214۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل، نئی دہلی (بینچ - اے) کے مشترکہ حتمی حکم نمبر 199-211/2001-اے مورخہ 18.5.2001 سے 830 سی اے کے ساتھ۔ نمبر 1374-1376، 5863 اور 8337-8344/2002۔

اپیل کنندگان کے لیے آر جی پاڈیا، نوین پرکاش، اے شرمما، وکرم گتی اور بی کرشنا پر ساد۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے سنگھی، آلوک یادو، ایم پی دیوانا تھ، راجیش کمار، بنام بالا چندرن، شوبھا اور ایتج کے پوری۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس ڈاکٹر اربجیت پسیات، ان میں سے ہر ایک اپیل میں کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی (مختصر طور پر 'سی ای جی اے ٹی') کے ذریعے منظور کیے گئے مشترکہ حتمی حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ان تمام اپیلوں میں بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ریفریجریشن پلانٹ/کولڈ اسٹوریج پلانٹ/سنٹرل ایئر کنڈیشننگ پلانٹ/کاسٹک سوڈا پلانٹ کو سنٹرل ایکسائز ایکٹ 1944 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت ڈیوٹی کے تابع کیا جاسکتا ہے۔ اپیل کنندہ کا موقف یہ تھا کہ ڈیوٹی کی ادائیگی سے باہر ایسے پلانٹس کی من گھڑت کاری ایک نئی کاروباری قابل شے کی تیاری کے مترادف ہے اور اس لیے ایکسائز ڈیوٹی قابل ادائیگی ہے۔

سی ای جی اے ٹی نے موقف اختیار کیا کہ کوئی ایکسائز ڈیوٹی قابل وصول نہیں ہے اور اس طرح یہ پلانٹ حوصلہ افزائی کے تابع نہیں ہیں۔ اس نے جواب دہندگان کے موقف کو قبول کیا کہ یہ پودے بنیادی طور پر مختلف اجزاء پر مشتمل نظام ہیں اور اس طرح اس میں ہیں۔ نظام کی نوعیت اور مجموعی طور پر مشینیں نہیں ہیں۔ اس کے مطابق، مجموعی طور پر اس طرح کے نظام کو ایکسائز ایبل سامان نہیں سمجھا جاسکتا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق سی ای جی اے ٹی کی طرف سے لیا گیا نظریہ ناقابل قبول ہے۔ فیصلہ سنانے والی اتھارٹی کو یہ موقف اختیار کرنے میں جائز قرار دیا گیا کہ خریدی گئی اشیاء پر ڈیوٹی کی ادائیگی سے متعلق پلانٹس کی من گھڑت سازی ایک نئی تجارت کے قابل شے کی تیاری کے مترادف ہے اور اس وجہ سے ڈیوٹیبل ہے۔

تعمیراتی مقام پر جمع ہونے والے پلانٹس اور مشینری کی حوصلہ افزائی سے متعلق مسئلے کا تعین اس عدالت نے کئی مقدمات میں کیا ہے۔ مثال کے طور پر کوالٹی جی اسٹیل ٹیوبز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی ای، (1995) 75 ای ایل ٹی۔ 17 ایس سی، انجینئرنگ ورکس پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی، میرٹھ (1996) 88 ای ایل ٹی 622 (ایس سی)؛ سرپور پیپر ملز لمیٹڈ بنام سی سی ای، حیدرآباد، (1998) 97 ای ایل ٹی 3 (ایس سی)؛ سیلا میٹالرجیکل لمیٹڈ بنام سی سی ای، کوچین (1999) 106 ای ایل ٹی 439 (ٹریبونل)؛ ڈیکن انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، ممبئی (2000) 88 ای سی آر 19 (ایس سی)؛ تریوینی انجینئرنگ اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، (2000) 120 ای ایل ٹی 273 (ایس سی) اور سی سی ای، بے پور بنام مین اسٹرکچرل لمیٹڈ، اے (2001) 130 ای ایل ٹی 401 (ایس سی)

امر متعلقہ واقع فیصلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سرکلر نمبر CX-58/1/2002 مورخہ 15 جنوری 2002 کو حکومت بھارت، وزارت خزانہ (محکمہ محصول)، سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز، نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ سرکلر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کا مقصد سائٹ پر جمع ہونے والے پلانٹ اور مشینری کی حوصلہ افزائی کے سوال کو واضح کرنا تھا۔ سرکلر کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے :

”حکومت بھارت“

وزارت خزانہ (محکمہ محصول) سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز، نئی دہلی۔

ذیلی: تعمیراتی مقام پر جمع کردہ پلانٹ اور مشینری کی کارکردگی۔

سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944 کی دفعہ 37 کے تحت دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز سائٹ پر کھڑی اور نصب کردہ سامان کی درجہ بندی کے سلسلے میں یکسانیت کے مقصد کے لیے، درج ذیل ہدایات جاری کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

2- دفعہ 7 3 بی آرڈر نمبر۔ 53/2/98-CX، مورخہ 8 . 4 . 9 2 (F نمبر 154/4/98-CD) (1998) (E.L.T.T9(100)) پر توجہ طلب کی جاتی ہے جس میں پلانٹ اور مشینری کی جگہ پر جمع ہونے کی ای حوصلہ افزائی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

3- حالیہ ماضی میں اس معاملے پر عدالت عظمیٰ کے متعدد فیصلے سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اہم ذیل میں بیان کیے گئے ہیں :

(i) کوالٹی اسٹیل ٹیوبز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، (1995) 75 ای ایل ٹی 17 (ایس سی)؛

(ii) متل انجینئرنگ ورکس پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، میرٹھ (1996) 88 ای ایل ٹی 622 (ایس سی)؛

(iii) سرپور پیپر ملز لمیٹڈ بنام سی سی ای، حیدرآباد (1998) 97 ای ایل ٹی 3 (ایس سی)؛

(iv) سلیکا میٹالرجیکل لمیٹڈ بنام سی سی ای، کوچین (1999) 106 ای ایل ٹی 439 (ٹریبونل) جیسا کہ عدالت عظمیٰ نے ان کے مورخہ 22.2.99 (1999) 108 (ای ایل آئی۔ اے 58 (ایس سی) کے حکم کے ذریعے تصدیق کی ہے،

(v) ڈنکن انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، ممبئی، (2000) 88 ای سی آر 19 (ایس سی)؛

(vi) تریوینی انجینئرنگ اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، (2000) 120 ای ایل ٹی 273 (ایس سی)

(vii) سی سی ای، بے پور بنام مین اسٹرکچرلز لمیٹڈ، (2001) 130 ای ایل ٹی 401 (ایس سی)

4۔ ایسا لگتا ہے کہ اس طرح کے فیصلوں کی کثرت نے تشخیص کرنے والے افسران کے ساتھ کچھ الجھن پیدا کی ہے۔ اس معاملے کی جانچ بورڈ نے سالیسیٹر جنرل آف بھارت کی مشاورت سے کی ہے اور اس معاملے کی وضاحت درج ذیل ہے:-

(الف)۔ تعمیراتی مقام پر تیار کردہ سامان کے واجب الادا ہونے کے لیے ان کی ایک نئی شناخت، کردار اور استعمال ہونا چاہیے، جو اندرازاں اجزاء سے الگ ہونا چاہیے جو اس کی صنعتی عمل میں گئے ہیں۔ مزید برآں، اس طرح کے نتیجے میں آنے والی اشیاء کو مرکزی ایکسائز نرخ میں قابل فروخت ہونے کے علاوہ ایکسائز ایبل اشیاء کے طور پر متعین کیا جانا چاہیے یعنی انہیں بازار لے جایا جاسکتا ہے اور فروخت کیا جاسکتا ہے (چاہے وہ اصل میں فروخت نہ ہو)۔ سامان غیسر منقولہ نہیں ہونا چاہیے۔

(ب)۔ جہاں اندریں تیار کردہ کے نتیجے میں ایک نئی مصنوعات کا ایک الگ تجارتی نام، شناخت اور استعمال ہوتا ہے (اس طرح کی مصنوعات کو کسی ایسے ڈھانچے میں ضم کرنے سے پہلے جو انہیں غیر منقولہ جائیداد کا حصہ بنائے گا)، ایسی اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی ان کی شناخت میں تبدیلی کے فوراً بعد اور ڈھانچے یا دیگر غیر منقولہ جائیداد میں ان کے انضمام سے پہلے وصول کی جائے گی۔

(ج)۔ جہاں کسی ایسے ڈھانچے کی تعمیر کے دوران شناخت میں تبدیلی ہوتی ہے جو ایک غیسر منقولہ جائیداد ہے، تو اس میں "سامان" کی تیاری شامل نہیں ہوگی اور نہ ہی ایکسائز ڈیوٹی کا کوئی محصول ہوگا۔

(د)۔ مربوط پلانٹ/مشینیں، مجموعی طور پر، 'سامان' ہو بھی سکتی ہیں اور نہیں بھی۔ مثال کے طور پر، مواد کی نقل و حمل کے لیے پودے (جیسے پودوں کو سنبھالنا) دراصل ایک نظام یا مشینوں کا نیٹ ورک ہوتے ہیں۔ یہ نظام اس کے اجزاء کی مجموعی طور پر وجود میں آتا ہے۔ ایسی صورت حال میں 'سامان' کی تیاری نہیں ہوتی کیونکہ یہ صرف تیار شدہ سامان کو ایک نظام میں حسمع کرنے کا معاملہ ہوتا ہے۔ اس کا موازنہ کسی من گھڑت تخلیق سے نہیں کیا جاسکتا جہاں خود مشینوں کے ایک گروپ کو ایک نئی مشین بنانے کے لیے جوڑا جاسکتا ہے جس کی اپنی شناخت/بازار کاری ہوتی ہے اور جو واجب ہے (مثال کے طور پر ایک کاغذ بنانے والی مشین جو سائٹ پر جمع ہوتی ہے اور انہیں یقینی بنانے کے مقصد سے زمین پر لگائی جاتی ہے)۔

(ہ)۔ اگر اس جگہ پر جمع کی گئی یا کھڑی کی گئی اور بنیاد کے ذریعے زمین سے منسلک اشیاء کو اس کے اجزاء کو کافی نقصان پہنچائے بغیر ختم نہیں کیا جاسکتا اور اس طرح دوبارہ جمع نہیں کیا جاسکتا، تو ان اشیاء کو منتقل کرنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا اور اس لیے وہ قابل اخراج سامان نہیں ہوں گی۔

XX XX XX XX

5۔ مذکورہ بالا عوامل کو ذہن میں رکھتے ہوئے مخصوص مثالوں کے حوالے سے پوزیشن کو مزید واضح کیا جاتا ہے جو بورڈ کے نوٹس میں لائے گئے ہیں۔

XX XX XX XX

(iii) ریفریجریشن / ایئر کنڈیشننگ پلانٹس۔ یہ بنیادی طور پر ایسے نظام ہیں جن میں کمپریسر، ڈکٹنگ، پائپنگ، موصلیت اور بعض اوقات کولنگ ٹاور وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ وہ نظام کی نوعیت میں ہیں اور مجموعی طور پر مشینیں نہیں ہیں۔ وہ صرف اسمبلی اور مختلف اجزاء اور حصوں کے تعلق سے وجود میں آتے ہیں۔ اگرچہ ہر جزو واجب الادا ہے، لیکن مجموعی طور پر ریفریجریشن / ایئر کنڈیشننگ سسٹم کو ایکسائز ایبل سامان نہیں سمجھا جاسکتا۔ تاہم ایئر کنڈیشننگ یونٹس سنٹرل ایکسائز نرخ کے مطابق واجب الادا رہیں گے۔

6۔ مذکورہ بالا وضاحتوں کی بنیاد پر زیر التواء مقدمات نمٹائے جاسکتے ہیں۔ اس مسئلے پر بورڈ کی ماضی کی ہدایات، سرکلر اور احکامات کو مناسب طور پر ترمیم شدہ سمجھا جاسکتا ہے۔

7۔ تجارت کی معلومات اور رہنمائی کے لیے مناسب تجارتی نوٹس جاری کیا جاسکتا ہے۔

8۔ اس آرڈر کی رسید کو براہ کرم تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

9۔ ہندی بیان آنے والا ہے۔

مذکورہ بالا سرکلر کے پیش نظر جو ایکٹ کی دفعہ 37 بی کے تحت دیے گئے اختیارات کے استعمال میں جاری کیا گیا ہے، سی ای جی اے ٹی کے نقطہ نظر کو غلط نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

اس کے مطابق ایبلوں کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے خارج کر دیا جاتا ہے۔

ڈی۔ جی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔